Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ھفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۰ رمضان المبارک سنہ ۱۳۹۵ھ ۔ ۲۷ تبوک ہش ۱۳۵۴ ۔ ۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۲۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال طبی معائنہ اور علاج کی غرض سے لندن میں قیام فرما ہیں حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب نسبتاً بہتر ہے۔ الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ ہر آن اپنی حفاظت میں رکھے۔ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے اور حضور بخیریت واپس تشریف لائیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تاحال بغرض علاج لاہور میں مقیم ہیں۔ ٹانگ میں درد کی تکلیف سے تو اب افاقہ ہے لیکن کمزوری اور ضعف بہت ہے۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ ۲۶ تبوک۔ مسجدِ اقصیٰ میں آج حسبِ ارشاد محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں قرآنِ مجید کی آیات یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ۝ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ۝ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اِن آیات میں یہ پُر حکمت اور سچے فلسفہ پر مبنی بات بیان فرمائی ہے کہ تمام انسان خواہ وہ امیر ہوں یا غریب بڑے ہوں یا چھوٹے اس خدا کے محتاج ہیں جو قائم بالذات ہے اور غنی اور صمد ہے اِس لئے بنی نوعِ انسان کا اور بالخصوص مومنوں کا (جنہیں اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل ہوتا ہے) یہ فرض ہے کہ وہ دیگر تمام ذرائع سے اپنی توجہ کو ہٹا کر اللہ تعالیٰ کی طرف جھکیں اور اپنی ہر ضرورت اسی سے طلب کریں۔ اِس لئے تمام احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ رمضان کے اِن مبارک ایام میں پورے عجز کے ساتھ اور توبہ اور استغفار کو اپنا شعار بناتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف جھکیں اور اپنی ہر ضرورت اسی سے مانگیں کہ درحقیقت ہمارے لئے یہی کامیابی کی کلید ہے۔

مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ کی ضمانت منظور ہوگئی

احباب جماعت کے لئے یہ اطلاع اطمینان کا موجب ہوگی کہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر امورِ عامہ کی ضمانت منظور ہو گئی ہے۔ الحمد للہ۔ (نامہ نگار)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ ایک زہر ہے جو انسان کو انجام کار کفر تک پہنچا دیتا ہے

گناہوں سے بچنے کی توفیق اس وقت ملتی ہے جب انسان پورے طور پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے

"یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں سے بچنے کی توفیق اس وقت ملتی ہے جب انسان پورے طور پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لاوے۔ یہی بڑا مقصد انسانی زندگی کا ہے کہ گناہ کے پنجہ سے نجات پا لے۔ دیکھو ایک سانپ جو خوشنما معلوم ہوتا ہے بچّہ تو اس کو ہاتھ میں پکڑنے کی خواہش کر سکتا ہے اور ہاتھ بھی ڈال سکتا ہے لیکن ایک عقلمند جو جانتا ہے کہ سانپ کاٹ کھائے گا اور ہلاک کر دے گا وہ کبھی جرأت نہیں کرے گا کہ اس کی طرف لپکے بلکہ اگر معلوم ہو جائے کہ کسی مکان میں سانپ ہے تو اس میں بھی داخل نہیں ہو گا۔ ایسا ہی زہر جو ہلاک کرنیوالی چیز سمجھتا ہے اسے کھانے پر وہ دلیر نہیں ہو گا پس اسی طرح پر جب تک گناہ کو خطرناک زہر یقین نہ کر لے اس سے بچ نہیں سکتا۔ یہ یقین معرفت کے بدوں پیدا نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ کیا بات ہے کہ انسان گناہوں پر اس قدر دلیر ہو جاتا ہے باوجودیکہ وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور گناہ کو گناہ بھی سمجھتا ہے۔ اس کی وجہ بجز اس کے اور کوئی نہیں کہ وہ معرفت اور بصیرت نہیں رکھتا جو گناہ سوز فطرت پیدا کرتی ہے۔ اگر یہ بات پیدا نہیں ہوتی تو پھر اقرار کرنا پڑے گا کہ معاذ اللہ اسلام اپنے اصلی مقصد سے خالی ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ ایسا نہیں۔ یہ مقصد اسلام ہی کامل طور پر پورا کرتا ہے اور اس کا ایک ہی ذریعہ ہے مکالمات اور مخاطباتِ الٰہیہ کیونکہ اسی سے خدا تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین پیدا ہوتا ہے اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ فی الحقیقت اللہ تعالیٰ گناہ سے بیزار ہے اور وہ سزا دیتا ہے۔ گناہ ایک زہر ہے جو اوّل صغیرہ سے شروع ہوتا ہے اور پھر کبیرہ ہو جاتا ہے اور انجام کار کفر تک پہنچا دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۵۳، صفحہ ۲۵۴)

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۷ تبوک ۱۳۵۴ ہش
۲۷ ستمبر ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیت اولاد کے مسئلہ کی اہمیّت

تربیت اولاد کا مسئلہ دینی اور رُوحانی جماعتوں کے لئے خاص اہمیت کا حامل ہوتا ہے کیونکہ اس کی طرف توجہ کئے بغیر ان کا اعلیٰ و ارفع اخلاقی اور رُوحانی معیار قائم نہیں رہ سکتا۔ ہمارے آقا سیدنا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے مختلف مواقع پہ نہایت پُرحکمت اور جامع ہدایات بیان فرمائیں۔ مثلاً ایک موقع پر حضورؐ نے فرمایا:۔

(۱) الجنّةُ تحت اقدام اُمّھاتِکُم (جنّت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس حدیث نبویؐ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت اگر چاہے تو اس طرح بھی اپنی زندگی کے دن گذار سکتی ہے کہ اس کے قدم، ہر لحظہ اور ہر گھڑی جنت کی زمین پہ رہیں اور اگر وہ یہ نہ چاہے تو ایسی بدقسمت عورت اپنی زندگی کے دن اس طرح بھی گذار سکتی ہے کہ اسکے قدم جہنم کی زمین کے اوپر ساری عمر رہیں۔ یہ بھی ایک معنی ہیں اس حدیث کے جس میں فرمایا گیا ہے کہ ماؤں کے پاؤں کے نیچے جنت ہے، اس سے یہ استدلال بھی ہوتا ہے کہ ماؤں کے پاؤں کے نیچے جہنم بھی ہے۔ اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں ایک طرف تربیتِ اولاد کی طرف بڑے حسین پیرایہ میں ہمیں متوجہ کیا ہے وہاں دُوسری طرف ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ اگر تم امن اور سکون کی زندگی حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اگر تمہاری خواہش ہے کہ تمہاری اولاد تمہارے لئے خوشی کا موجب بنے، وہ تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو وہ تمہارے دل کی راحت اور سکون ہو۔ اور دُوسری طرف وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ذریت طیبہ بھی ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ تم ان احکام پر عمل کرو جو اسلام نے قرآن کریم میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے ہر لمحہ میں ہمارے سامنے پیش کئے ہیں۔" (الفضل ۱۱ر فروری ۱۹۶۸ء صفحہ ۲)

اس ضمن میں سیدنا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی ہر وقت ہمیں پیشِ نظر رکھنا چاہیئے کہ "کلّکم راعٍ و کلّکم مسئولٌ عن رعیّتہٖ (بخاری) یعنی اے مومنو! تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اپنے زیر نگرانی افراد کے متعلق اس سے جواب طلبی کی جائے گی کہ آیا اس نے ان افراد کی اصلاح اور تربیت کے سلسلے میں اپنے فرائض کو ادا کیا ہے یا نہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ اس حدیث نبویؐ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تم میں سے ہر ایک اپنے گھر کا نگران ہے اور اسکے گھر میں جو افراد رہتے ہیں ان کے متعلق اس سے قیامت کے دن سوال کیا جائیگا۔ قیامت کے دن ایک عورت سے بھی یہ سوال کیا جائے گا کہ اُس نے دین کی خاطر کیا کیا قربانیاں کیں اور مرد سے بھی یہ سوال کیا جائیگا کہ اس نے اس سے کیا کیا قربانیاں کروائیں۔ ایک بیٹے کے متعلق ماں سے بھی سوال کیا جائے گا کہ اس نے اپنے بیٹے سے کیا کیا قربانیاں کروائیں مگر ساتھ ہی باپ سے بھی سوال کیا جائیگا کہ اس نے اس بارہ میں کیا کچھ کیا کیونکہ بچوں کی ذمہ داری جیسے عورتوں پر ہے ویسے ہی ان کی ذمہ داری باپوں پر ہے پس میں جماعت کے تمام مردوں اور عورتوں کو کہتا ہوں کہ وہ .... اپنے بچوں کی اچھی طرح نگرانی کریں اور اس میں کسی قسم کی غفلت نہ کریں .... قیامت کے دن کوئی شخص یہ کہہ کر بریت حاصل نہیں کرسکتا کہ وہ خود نمازیں پڑھتا تھا، وہ خود چندہ دیتا تھا، وہ خود جماعتی کاموں میں حصہ لیتا تھا بلکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ اس سے اس کی بیوی کے متعلق بھی سوال کیا جائیگا ...... قرآنِ کریم کہتا ہے کہ بچوں کی تربیت کے ذمہ دار باپ ہیں اور اس میں اس نے عورت کو بھی شامل کیا ہے .....

قیامت کے دن اس سے بھی یہ سوال کیا جائے گا کہ اُس نے اپنی اولاد کو بھی دیندار بنایا ہے یا نہیں .... اگر احمدیت اسلام ہی کا نام ہے اور اسلام نے قیامت تک جانا ہے تو ضروری ہے کہ ہم اپنی اولاد کو بھی مخلص احمدی بنا کر جائیں ..... پس یہ کافی نہیں کہ تم صرف اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرو بلکہ ضروری ہے کہ تم اپنی اولادوں کی بھی اصلاح کرو۔"

(الفضل ۱۳ر فروری ۱۹۷۱ء)

(۲) "ہر قوم کی زندگی اس کے نوجوانوں سے وابستہ ہے کس قدر ہی محنت سے کوئی کام چلایا جائے اگر آگے اس کے جاری رکھنے والے لوگ نہ ہوں تو سب محنت اکارت جاتی ہے .... گو ہمارا سلسلہ روحانی ہے مگر چونکہ مذکورہ بالا قانون بھی الٰہی ہے اس لئے وہ بھی اس کی زد سے بچ نہیں سکتا۔ پس اس کا خیال رکھنا ضروری ہے ...

... تمہارا یہی فرض نہیں کہ اپنی اصلاح کرو بلکہ یہ بھی فرض ہے کہ اپنے بعد آنے والی نسلوں کی بھی اصلاح کی فکر رکھو اور ان کو نصیحت کرو کہ وہ اگلوں کی فکر رکھیں اور اسی طرح یہ سلسلہ ادائے امانت کا ایک نسل سے دوسری نسل کی طرف منتقل ہوتا چلا جائے تاکہ یہ دریائے فیض جو خدا تعالیٰ کی طرف سے جاری ہوا ہے ہمیشہ جاری رہے۔"

مندرجہ بالا ارشادات سے تربیتِ اولاد کے مسئلہ کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ اندریں حالات جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد اور اپنی آئندہ نسلوں کی فکر کرے اور جائزہ لیتا رہے کہ وہ کس طرف جا رہی ہیں۔ ان کا رُخ اور ان کی جہت اسی طرف ہے جس طرف خدا اور اس کا رسولؐ انہیں لے جانا چاہتے ہیں۔ آیا وہ دین کی خاطر مالی قربانیوں میں تسلّی بخش طور پر حصہ لے رہی ہیں۔ خلیفۂ وقت اور مرکز کے ساتھ ان کا اخلاص و محبت اور اطاعت کا تعلق قائم ہے؟ دعاؤں اور عبادات میں وہ کیسی ہیں؟ اسلام کے اس شعار اور ان روایات کو وہ کس حد تک قائم رکھتی ہیں جسے اس زمانہ میں جماعت احمدیہ نے قائم کیا ہے اور جس پر ہمارے بزرگ قائم رہے ہیں؟

اگر ہمارے قلوب نورِ ایمان سے منور ہیں، اگر ہم صدق دلی سے اپنے اس عہد پر قائم ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر بہرحال مقدم رکھیں گے تو پھر ہمیں اپنی اولاد کی فلاح و بہبودی کے بارہ میں بھی دین کے پہلو کو بہرحال مقدم رکھنا ہوگا اور اس کی دنیوی ترقی سے پہلے اس کی دینی ترقی کا فکر کرنا ہوگا۔ اسے قرآن کریم سکھانا ہوگا۔ اس میں احادیث نبویہ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفائے عظام کے خطبات و ارشادات کو اپنے زیر مطالعہ رکھنے کا شوق پیدا کرنا ہوگا۔ کیونکہ اس کے بغیر ہماری آنے والی نسلیں اپنے ان دینی فرائض اور ذمہ داریوں کو ادا کرہی نہیں سکتیں جو غلبۂ اسلام کی عظیم مہم کے سلسلے میں ان پر عائد ہوتی ہیں اور جن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑی دردمندی سے اپنے منظوم کلام میں فرمایا کہ

جب گذر جائیں گے ہم تم پہ پڑیگا سب بار
سستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو
حشر کے روز نہ کرنا ہمیں رُسوا و خراب
پیارو! آموختۂ درسِ وفا خام نہ ہو
ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں!
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہِ صیام — اور — اس کی برکات

مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان۔ بلاک وی (V) ڈیرہ غازیخاں

ماہِ رمضان برکتوں کا مہینہ ہے اس مبارک مہینہ میں اللہ تعالیٰ کی برکتوں کا کثرت سے نزول ہوتا ہے۔ اس کے فرشتے رحمتیں لیکر زمین پر اترتے ہیں اور مومنوں کو بشارتیں دیتے ہیں۔ شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے تاکہ وہ بندے اور خدا تعالیٰ کے درمیان روکیں پیدا نہ کر سکیں بندے اپنے رب سے قریب ہو جائیں اور اُن کا رب رحیم اُن سے پیار اور محبت کا سلوک کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ماہ رمضان کا پہلا عشرہ رحمت اور دوسرا مغفرت اور تیسرا نجات ہے۔ اور یہ صحیح ہے کہ اگر ایک بندے اس مبارک مہینہ میں اپنے رب سے ملنے کی ذرا سی کوشش بھی کریں تو وہ نہ صرف ان کے گناہوں کو بخش دیتا ہے بلکہ اپنی رحمت اور شفقت کے دروازے بھی کھولدے۔

یہ برکات کا مہینہ اسلئے بھی ہے کہ اس میں ذکر مبارک یعنی قرآن جیسی عظیم نعمت اُتری۔ اور اس مہینہ میں ایک رات ایسی بھی آتی ہے جو ہزار مہینوں سے برکات اور فیوض کے لحاظ سے بہتر ہے اور جو شخص اس کو پالے۔ اس کی خوش قسمتی میں کون شک کر سکتا ہے۔ حدیث نبوی ہے کہ وہ شخص سخت بدنصیب ہے جس کے بوڑھے ماں باپ موجود ہوں اور وہ ان کی خدمت کرکے جنت حاصل نہ کر سکے۔ اور وہ شخص بھی بدقسمت ہے جس کی عمر میں ماہ رمضان آیا اور وہ روزہ رکھکر اپنے گناہوں کو نہ بخشوا سکا ۔ ۔ ۔ ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ انسان کا تزکیہ نفس کرتی ہے۔ اور روزہ تنقیہ قلب کرتا ہے دل تو اللہ تعالیٰ کی تخت گاہ ہے۔ اگر یہ پاک و صاف ہو تو وہ ذات اس میں آ سکتی ہے۔ پس قلب کی صفائی تو روزوں سے ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء کو وحی کے نزول سے پہلے روزہ رکھنے کی ہدایت کی جاتی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم غارِ حرا میں روزہ رکھکر عبادت کیا کرتے تھے۔ پس جب تک دل کی پاکیزگی حاصل نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق ممکن نہیں۔ کیونکہ وہ قدوس ہے۔ یہ مقصد صرف روزہ سے پورا ہوتا ہے روزوں سے بشری تقاضے سرد پڑ جاتے ہیں اور انسان میں ملکوتی صفات آجاتی ہیں۔ صوفیاء سمجھتے ہیں کہ سلوک کی منزل طے کرنے کے لیے تین باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ قلت الطعام۔ قلت المنام۔ قلت الکلام اور یہ باتیں تصوف کی جان ہیں اور ابتدائی منزل ہیں۔ چنانچہ روزہ میں یہ تینوں باتیں میسر ہیں۔ روزہ دار کم کھاتا ہے کم سوتا ہے اور کم بولتا ہے۔ اس سے قلب کی صفائی ہونے لگتی ہے اور یہی حقیقت ہے کہ اگر انسان روزہ کے تمام تقاضوں کو پورا کرتا ہے تو ایک ماہ گذرنے سے پیشتر اس کا قلب مہبط انوار الٰہی ہو جاتا ہے اور وہ دل کے آئینہ صافی سے بارگاہ جمال کا مشاہدہ کرلے۔ جو آئینہ دھندلا ہو۔ گناہوں کی گرد و غبار سے اٹا پڑا ہو وہ کب محبوب کا چہرہ دکھا سکتا ہے۔

انسان پر اللہ تعالیٰ نے روزے اس لئے فرض نہیں کئے کہ وہ دکھ میں پڑ جائے بلکہ یہ تو اس لئے کہ انسان کی دینی اور دنیاوی بھلائی کے لئے بتلائے ہیں۔ اس کی روح جو گناہوں کی آلودگی سے خستہ اور بیکار ہو جاتی ہے۔ روزوں سے اس میں توانائی آجاتی ہے اور وہ صعود کی طاقت حاصل کر لیتی ہے انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا بلکہ اسکے روحانی تقاضے بھی ہیں جو روٹی سے پورے نہیں ہو سکتے اور اسی سے اسکی روحانیت میں پاکیزگی آجاتی ہے۔ اسکے علاوہ اسکی روحانی نظام بھی درست ہو جاتا ہے اور سال بھر کے کثیف مادے روزوں سے جل جاتے ہیں اور انسان پھر جسمانی زندگی کا لطف اٹھانے کے قابل ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ حکم انسانی فطرت کے عین مطابق ہے چاہے کسی کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے یہ بات بخود دیکھی گئی ہے کہ جو لوگ التزام سے روزہ رکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو دوسرے ماہ رمضان تک کسی سخت بیماری میں مبتلا ہونے نہیں دیتا اور وہ سال بھر صحت والی زندگی کا لطف اٹھاتے رہتے ہیں۔

غور کیا جائے تو یہ روزے انسان پر بوجھ نہیں ہیں۔ اگر تھوڑی سی تکلیف روزہ کے وقت انسان کو اٹھانی پڑتی ہے تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کا اندازہ تو لگاؤ کہ وہ کتنے ہیں۔ حدیث نبوی ہے کہ ہر نیک عمل پر جزا مقرر ہے مگر وہ اس کی نسبت کے لحاظ سے ملتی ہے لیکن روزہ کی جزا تو خود خدا تعالیٰ ہے۔ اور جسے خود خدا مل جائے تو اسے اور کیا چاہیئے۔ مقصود اور مطلوب تو اسی کی ذات ہے۔ وہ مل جائے۔ تو انسان نے اپنے مقصد کو پالیا روزہ کی تکلیف تو چند گھنٹے ہوتی ہے لیکن اس کے بدلے میں انعام کی صورت نہیں دنیا کی مخلوق صحت کی درستی کے لئے کیا کیا جتن نہیں کرتی مریض کے کہنے پر اگر کسی کو مقوی غذا چھوڑنی پڑے تو وہ خوشی سے قبول کر لیتا ہے نمک اور چینی کا استعمال چھوڑنا پڑے تو اس پر اعتراض نہیں کرتا۔ لیکن اگر چند گھنٹوں کے لئے غذا سے صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر رک جائے تو کونسی آفت آجائیگی دوسری طرف اس کی افادیت کا اندازہ لگاؤ کہ وہ کتنی ہے۔ لیکن بڑا مرحلہ اس نفس کا کہ اس کی خواہشات کو دبانا معمولی کام نہیں۔ انسانی نفس انتظار کا قائل نہیں اور نہ آخرت کا قائل ہے یہ کہتا ہے۔ جو ملے ابھی اور اسی کی ہر خواہش کی تکمیل فوری ہو جائے لیکن اسلام میں نیکی تو نفس کی مخالفت کا نام ہے۔ اسی لئے تو اسلام نے یہ عذر نفس عائد کئے ہیں نماز۔ روزہ وغیرہ ان سے تزکیہ نفس ہوتا ہے۔ پس نفس پر رحم کرنا یا اس کی رعایت کرنا اپنے اوپر ظلم کرنا ہے۔ یہ سچ ہے کہ نفس ہی خدا تعالیٰ اور بندے کے درمیان حجاب ہے۔ خدا تعالیٰ تو ایک بے بہا خزانہ ہے اور بقول حضرت مسیح موعود یہ دولت لینے کے لائق ہے اگر جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگر تمام وجود کھونے سے ملے۔ پس اگر روزہ کی چند گھنٹوں کی تکلیف سے خدا مل جائے تو کتنا سستا سودا ہے اور اس شخص کی محرومی پر جتنا ماتم کیا جائے کم ہے جو ادنیٰ سی نفسانی خواہش کے بدلے اس عظیم نعمت کو چھوڑ دیتا ہے۔ دیکھو لوگ چھوٹی سی شہرت کے لئے کتنے مشکل سے مشکل کام کر لیتے ہیں حتی کہ اپنی جان سے بھی گذر جاتے ہیں مثلاً کوہ پیمائی یا خلا نوردی اور اس مہم میں وہ اتنی تکالیف برداشت کرتے ہیں جن کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں روزہ کی تکالیف کیا ہیں اور اس پر بھی اکثر لوگ گریز کی راہیں ڈھونڈتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ فرمایا کرتے تھے کہ زمیندار کہتے ہیں کہ جب روزہ سفر میں منع ہے تو کٹائی کے دنوں میں بھی معاف ہونا چاہیئے تو دیکھو انسانی نفس کیسے کیسے عذرات پیش کرتا ہے حدیث شریف میں ہے کہ الانسان عبد الاحسان یعنی انسان جس کا احسان مند ہو اُس کا غلام بن جاتا ہے مثلاً کسی نے ڈوبنے سے بچایا ہو یا قرض کے بوجھ سے چھڑایا ہو تو انسان اسی کوشش میں رہتا ہے کہ کاش وہ بھی اس کا احسان اتار سکتا عمر بھر اس کا ممنون رہتا ہے اور جان تک دینے سے گریز نہیں کرتا اور ہر بندہ پر اللہ تعالیٰ کے اتنے احسانات ہیں کہ ان کا شمار بھی نہیں ہو سکتا ایک بینائی ہی کو لے لو کہ یہ کتنی بے بہا نعمت ہے جو اسے ملی ہوئی ہے صرف اس کا حق شکر بھی ادا نہیں ہو سکتا پس اگر انسان روزہ رکھنے میں سستی دکھائے یا تغافل کرے تو محسن حقیقی کے احسانات کی کتنی بے قدری ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ انسان اگر بغیر کسی شرعی عذر کے ایک روزہ بھی قضا کر دے تو ساری عمر کے روزے اس قضا شدہ روزے کی برابری نہیں کر سکتے۔

پس میرے عزیزو اور بھائیو۔ اس مبارک مہینہ کی برکات سے کما حقہ فائدہ اٹھاؤ۔ اور اپنے رب رحیم کے اس تاکیدی حکم کو معمولی عذرات سے ٹال نہ دو۔ بلکہ اخلاص اور وفا کا مظاہرہ کرو۔ اور تمہارے ہر ذرہ سے اشتیاقاً لبیک اللھم لبیک کی آواز آئے۔ مومن کا معاملہ تو اللہ تعالیٰ سے عشق کا ہوا کرتا ہے۔ اور عاشق قال سے نہیں حال سے اپنا محبت کا ثبوت دیتا ہے۔ کیونکہ ؎

زندگی کچھ بھی نہیں تیری محبت کے بغیر
اور بے روح ہے عبادت محبت کے بغیر

باقی دیگر پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم سید انوار احمد صاحب شریفی مرحوم

مکرم رانا مبارک احمد صاحب قائد علاقائی بہاولپور

مکرم سید انوار احمد صاحب شریفی سب انجینئر قائد اعظم میڈیکل کالج ڈویژن بہاولپور ۱۶ راگست ۱۹۷۵ء کو صبح کے وقت بہاولپور وکٹوریا ہسپتال میں قریباً ۴۷ سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم حکیم عبدالغنی صاحب کے صاحبزادے تھے۔ ایک ہفتہ پہلے مورخہ ۹ اگست ۱۹۷۵ء کو دل کا شدید دورہ پڑا۔ جس کے بعد ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہسپتال میں پھر دورہ پڑا۔ اور آخری دل کا دورہ صبح مورخہ ۱۶ راگست ۱۹۷۵ء کو پڑا۔ جس کی وجہ سے وفات پا گئے۔ آپ کو کچھ عرصہ سے بلڈ پریشر کی شکایت تھی۔ اس مرض کا علاج بھی ڈاکٹر کیپٹن مبارک احمد صاحب سے جاری تھا۔ ہسپتال میں داخل ہونے سے قبل آپ کی تبدیلی احمد پور شرقیہ ہو گئی تھی۔ اور آپ نے موجودہ سیکشن کا چارج بھی دے دیا تھا۔

مورخہ ۱۶ راگست ۱۹۷۵ء کو ۴ بجے جماعت احمدیہ بہاولپور کے تمام افراد نے مکرم غلام احمد صاحب خادم مربی سلسلہ کی اقتداء میں آپ کا جنازہ پڑھا۔ ایک ٹرک کے ذریعہ آپ کی میت کو ربوہ لے جایا گیا اور ربوہ میں کثرت سے دوست جنازہ میں شامل ہوئے جنازہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب نے پڑھایا دعاؤں کے ساتھ بہشتی مقبرہ میں دفن کر دیا۔ آپ نے ۱۹۵۳ء میں وصیت کر دی تھی۔ جبکہ ابھی سروس اور اوورسیر کے ابتدائی ایام میں تھے۔ بہاولپور کی جماعت میں دو دفعہ تبدیل ہو کر تشریف لائے۔ ایک دفعہ ۱۹۶۰ء کے قریب اور دوسری دفعہ ۱۹۶۹ء میں۔ بہاولپور جماعت میں آپ پہلے آڈیٹر مقرر ہوئے۔ پھر سیکرٹری وقف جدید و سیکرٹری تحریک جدید اور ۱۹۷۴ء کے انتخاب میں سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بہاولپور وفات کے وقت تک (مارچ ۱۹۷۴ء سے) سیکرٹری مال ہی تھے ایک لمبے عرصہ تک آپ زعیم اعلیٰ انصار اللہ بھی رہے اپنی خاص کوشش اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۷۵-۱۹۷۴ء میں چندہ عام حصہ آمد اور جلسہ سالانہ کی وصولی ۱۰۰ سے بھی زیادہ کی نظر عنایت الحال کہ مورخہ [illegible] بہاولپور صدر سے پر تشریف لائے تو آپ نے وصولی کا جائزہ لیتے ہوئے روزنامچہ پر پراگریس نوٹ تحریر فرمایا "وصولی خدا کے فضل سے خوشکن ہے سیکرٹری مال صدر صاحب بہاولپور شہر کی زیر نگرانی نہایت خوش اسلوبی سے کام کر رہے ہیں"

مرحوم پیدائشی احمدی تھے آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان میں پائی۔ تقسیم کے بعد آپ نے رسول سے سول انجینئرنگ میں ڈپلومہ حاصل کیا اور آپ کی ۲۴ سال سروس ہو گئی تھی۔

سلسلہ کی خدمت کا بہت شوق تھا۔ نماز اور اسکے ساتھ ساتھ اسلامی شعار کی سختی سے پابندی کرتے تھے۔ نہایت حلیم الطبع تھے سب سے بڑے ہی محبت پیار سے ملتے تھے اور اپنے کام پوری محنت سے کام کرتے تھے۔ عزیزوں کی مدد بھی کرتے تھے۔ خاکسار سے خاص محبت رکھتے تھے۔ اکثر ملنے پہ مختلف امور میں خاکسار سے بھی مشورہ کرتے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سے بہت عقیدت اور محبت رکھتے تھے معمولی تکلیف بھی ہوتی تو آپ حضور کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھتے۔ جماعت احمدیہ بہاولپور ایک اچھے محنتی ورکر سے محروم ہو گئی ہے

آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں جو کہ سب زیر تعلیم ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے ان کے بچوں کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے آمین

بقیہ صفحہ ۳

آخر میں ایک اور بات بھی دوستوں کو بتلا دوں۔ وہ یہ کہ اس ماہ کو قبولیت دعا سے خاص مناسبت ہے۔ روزہ دار جب عصر کے وقت روزہ سے نڈھال ہو کر ایک طرح کی کشمکش میں ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے خاص قرب کا وقت ہوتا ہے اس وقت اس کی رحمت بندہ کی حالت کو دیکھ کر نثار ہو رہی ہوتی ہے۔ لکھا ہے کہ بندہ کی اس وقت کی دعا قبول کر لی جاتی ہے پس اس وقت سے فائدہ اٹھاؤ۔ غلبہ اسلام، ترقی احمدیت کی دعا کو اولیت دو دوسری دعاؤں کے ساتھ ساتھ خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق چاہو۔ کیونکہ یہی اسے بہت پسند ہے۔

مانیں کہ نہ مانیں وہ اصرار کئے جاؤ

پھر دردِ محبت کے اظہار کا دور آیا
پھر اپنے گناہوں کے اقرار کا دور آیا

پھر نگر نگر گھر گھر "سحری" کا ہوا چرچا
پھر صبح و مسا صوم و افطار کا دور آیا

اسلام کے گلشن پہ پھر خاص بہار آئی
ہر گل کو یہ مژدہ ہو گلزار کا دور آیا

اللہ کی رحمت کے "نفحات" کے دن آئے
ہر شب کو بہم حسنِ گفتار کا دور آیا

وہ بخشش و رحمت کے ہر اک کیلئے وا ہیں
ہر اک کیلئے "اُن کے" دیدار کا دور آیا

مانیں کہ نہ مانیں وہ اصرار کئے جاؤ
دلبر سے محبت پہ اصرار کا دور آیا

ربوہ کے مکینوں کو رمضان مبارک ہو
اِس بستی پہ پھر ہر سُو انوار کا دور آیا

اللہ کے بندوں کی اَب جیت مقدر ہے
شیطاں کی شکستوں کا اور ہار کا دور آیا

صدیق نہ غفلت کر اُٹھ مانگ لے کچھ تو بھی
درمان و علاجِ ہر بیمار کا دور آیا

(محمد صدیق امرتسری ایم اے سابق مبلغ مغربی افریقہ و فجی)

نوٹ:- اللہ تعالیٰ کے نفحاتِ رحمت کے بھی خاص دن اور خاص گھڑیاں ہوتی ہیں جنہیں پانے کا شرف بھی اس کے فضل سے ہی ملتا ہے۔ پس ان مبارک مواقع کی تلاش میں رہو۔ (حدیث نبوی)

انصار اللہ کا اجتماع تربیت نفس کا بہترین موقعہ ہے شمولیت فرماویں (قائد عمومی)

وصایا

(۷)

مسل نمبر ۲۲۲۲۸

میں برکت بی بی بیوہ چوہدری سردار خان صاحب قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال، بیعت ۱۹۰۳ء ساکن رحمان پورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت ۴۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ از طرف بیٹا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ برکت بی بی بیوہ چوہدری سردار خان صاحب مرحوم رحمان پورہ لاہور

گواہ شد۔ عبدالرشید ڈھلکہ سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ حلقہ رحمان پورہ لاہور۔

گواہ شد۔ غلام مصطفےٰ ملک سیکرٹری مال حلقہ رحمان پورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۲۲۹

میں منور حسین ولد میاں مبشر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۱۰/- روپے بطور جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ منور حسین مکان نمبر ۱۰۱ وارڈ نمبر ۳ محلہ گڑھا۔ نزد پرائمری سکول چنیوٹ ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ لطیف احمد ولد طفیل محمد صاحب ۲/۴۰ دارالیمن شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل ولد خلیل احمد صاحب محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۲۳۰

میں غلام عائشہ زوجہ ڈاکٹر ایم۔ ڈی کریم صاحب قوم گوندل پیشہ خانہ داری۔ عمر ۳۷ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن بھلوال ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۹/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند۔ ۲۰۰/- روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۹ تولے مالیتی ۵۴۰۰/- روپے
۳۔ نقد مبلغ ۲۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ از بچگان ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ غلام عائشہ بیگم بلاک نمبر ۲ مکان نمبر ۲۵۰ ساکن بھلوال ضلع سرگودھا۔

گواہ شد۔ عبدالحمید پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھلوال ضلع سرگودھا۔

گواہ شد۔ عطاء اللہ نمبردار نائب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۹ پنیار ضلع سرگودھا۔

تنویر قلوب کا مہینہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے!"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۶)

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

سبز اشتہار

لائحہ عمل کے مطابق خدام بھائیوں کو اکتوبر میں کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" کا مطالعہ کرنا تھا مگر یہ کتاب نایاب ہے اس لئے اس کی بجائے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے "سبز اشتہار" مقرر فرمائی ہے۔

خدام بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ ماہ اکتوبر میں "سبز اشتہار" کا مطالعہ فرمائیں۔ شعبہ اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے یہ کتاب ایک روپیہ میں مل سکتی ہے۔

(مینیجر شعبہ اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

داخلہ کیڈٹ کالج حسن ابدال

جو امیدوار یکم اپریل ۱۹۷۶ء کو ۱۱½ سال اور ۱۲½ سال کے درمیان ہوں اور ساتویں جماعت ۳۱ مارچ ۱۹۷۶ء تک پاس کر چکے ہوں۔ سکالرشپ بھی دیئے جائیں گے۔ پراسپکٹس وغیرہ قیمتاً بذریعہ منی آرڈر منگوا کر فارم ۳۰ نومبر ۱۹۷۵ء تک بھجوائیں۔ تفاصیل و دیگر کوائف کے لئے دیکھیں پاکستان ٹائمز مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۷۵ء صفحہ ۸ کالم ۶-۷۔

(ناظر تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

میرے ماموں محترم مرزا غلام نبی صاحب چغتائی ساکن سیالکوٹ کی اہلیہ محترمہ اللہ جوائی صاحبہ والدہ مرزا محمد شریف صاحب و مرزا محمد لطیف صاحب چغتائی آف کراچی مورخہ ۱۵/۹/۷۵ کو کراچی میں بعمر ۸۰ سال وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ جنازہ بذریعہ چناب ایکسپریس مورخہ ۱۶/۹/۷۵ کو ربوہ پہنچا۔ نماز جنازہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے ۱۷/۹ کو بعد نماز فجر احاطہ مسجد مبارک میں پڑھائی۔ بوجہ موصیہ ہونے کے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے لمبی دعا فرمائی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولا کریم مرحومہ کی مغفرت فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں بلند درجات فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(احقر عبدالرحمٰن صابر جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

درخواست دعا

۱۔ برادرم عزیزم عبدالحمید عباسی بوجہ بندش پیشاب میو ہسپتال میں داخل ہے آپریشن ہونے والا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ عزیز کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(مظفر حسین عباسی انسپکٹر بیت المال۔ گوجرہ ضلع لائلپور)

۲۔ مکرم محمد صدیق صاحب کی لڑکی مبشرہ صدیقہ گھٹنے میں کینسر کی وجہ سے بیمار ہے جس سے خود لڑکی اور اس کے والدین بہت پریشان ہیں۔ بچی کی کامل و عاجل شفا کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(مقبول حسین ضیا مربی سلسلہ کوٹلی۔ آزاد کشمیر)

قائدین مجالس! یکم تا ۱۰ر اکتوبر عشرہ وصولی منا کر رپورٹ بھجوائیں (مہتمم مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر روحانی منصوبہ کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے سامنے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

(۱) جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کیا جایا کرے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی دعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴) درود شریف اور تسبیح و تحمید نیز استغفار کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:۔

(۱) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

تمام احمدی جماعتیں اور احباب جماعت توجہ اور التزام اور باقاعدگی کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیش فرمودہ اس روحانی پروگرام پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی برکات کو حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

شیخ محمد خورشید صاحب آف ملتان چھاؤنی وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میرے داماد عزیزم شیخ محمد خورشید صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈی ایس آفس ریلوے ملتان چھاؤنی بروز پیر بتاریخ ۲۲ ستمبر ۷۵ء بوقت قریباً ڈیڑھ بجے دن اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے بعمر تقریباً ۴۸ سال وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

عزیزی مرحوم شیخ یوسف علی صاحب مرحوم سابق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے برادر نسبتی تھے۔ جنازہ ۲۳ ستمبر کو صبح ۴½ بجے میرے دوسرے داماد عزیزی شیخ محمد سلیم صاحب بذریعہ ویگن ربوہ لائے۔ محترم امیر صاحب مقامی کے ارشاد کے تحت نماز جنازہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے اسی روز صبح ۹½ بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں پڑھائی جس کے بعد بوجہ موصی ہونے کے تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ صدر انجمن احمدیہ نے دعا فرمائی۔

عزیزی خورشید مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے نیک، ملنسار، سادہ اور مرنجان مرنج طبیعت عطا کی تھی۔ باقاعدہ نماز اور چندوں کی ادائیگی کرتے تھے اور دفتری فرائض نہایت دیانتداری و فرض شناسی سے ادا کرتے تھے۔

مرحوم نے اپنی اہلیہ عزیزہ امۃ الوہاب بیگم کے علاوہ دو بچیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ بڑی بچی امسال میٹرک اور دوسری آٹھویں کا امتحان دے گی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے اور پسماندگان اور بالخصوص مرحوم کی بیوہ اور دونوں بچیوں کا خود ہی حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(شیخ عبد الرحمٰن کپورتھلوی ۔ صالحہ منزل ۔ دار الرحمت غربی ۔ ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ نمائندگان شوریٰ کا انتخاب حسب قواعد جلد کروا کر مرکز میں اطلاع دیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فطرانہ اور عید فنڈ کے متعلق ضروری اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک گزر رہا ہے۔ احباب ان ایام میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادات اور صدقہ و خیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ و خیرات کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور قرب اور حصول فضل کا ذریعہ ہے۔ اس کی ادائیگی ہر مومن مرد، عورت حتیٰ کہ نوزائیدہ بچے پر بھی واجب ہے۔ اس کی شرح ایک صاع یعنی اندازاً تین سیر گندم ہے۔ اور نقدی کی صورت میں ۲/۷۵ روپیہ فی کس بنتی ہے۔ پوری شرح سے ادائیگی کی عدم استطاعت کی صورت میں نصف شرح سے بھی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ فطرانہ کی رقم کا ۱/۳ حصہ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بمد فطرانہ بھجوانا ضروری ہے۔ مرکز میں وصول شدہ فطرانہ نظام سلسلہ کے تحت مستحق افراد میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ باقی رقم مقامی طور پر مستحق غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہیں لائی جا سکتی بلکہ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد جو رقم بچے وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔ کوشش کی جائے کہ عید الفطر سے قبل یہ رقم غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔

(۲) فطرانہ کے علاوہ عید فنڈ کی وصولی کی طرف بھی پوری توجہ کی ضرورت ہوگی۔ عید فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ اس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے فرد کے لئے ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ احباب کی آمدنیاں خدا کے فضل سے بڑھ چکی ہیں اس لئے اس کی شرح ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ ہر کمانے والے احمدی دوست کو اس فنڈ میں حسب استطاعت حصہ لینا چاہیئے۔ قواعد کی رو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کو ہم سب کے لئے اپنی رضا کے حصول اور بے انتہا ترقیوں کا باعث بنائے۔ آمین

نوٹ:۔ ربوہ کے جملہ محلہ جات کے صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ حسب سابق فطرانہ کا ۱/۳ حصہ دفتر خزانہ میں جمع کروائیں اور باقی رقم حلقہ کے غرباء میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

کل اتوار ہے

دانتوں کے معائنہ کا دن!

اپنے اور اپنے اہل و عیال کے دانتوں کا معائنہ کریں

مسوڑھے خراب ہوں تو پائیوریا کیور ۱۰/- روپے

دانتوں میں کھن وغیرہ ہو تو کیریز کیور ۱۰/- روپے

دانت درد ہو تو ٹوتھ کیور ۲/- روپے

فوری اور مستقل علاج

دانتوں کی صحت و صفائی کا رسالہ مفت طلب کریں

کیور ٹو ہیڈ لسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور ۔ کراچی

ہیڈ آفس

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون [illegible]

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو ۱۸ ستمبر ۷۵ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد احمد خان صاحب درویش قادیان کا پوتا اور مکرم چوہدری کرامت احمد خان صاحب آف فضل عمر ہسپتال کا نواسہ ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور اسے والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ (مجید احمد پرویز ربوہ)

ضروری اعلان

خریداران الفضل ربوہ کیلئے

ربوہ میں اخبار الفضل کی تقسیم کیلئے کارکنان کی تبدیلی کی وجہ سے اگر کسی دوست کو الفضل نہ ملے تو ہمیں مع اپنے ایڈریس کے اطلاع دیں۔ نیز نئے خریداران حضرات بھی الفضل اپنے نام جاری فرمائیں۔

ملک جی برادرز (ایجنٹ الفضل)

گولبازار ۔ ربوہ